علمی و دینی خدمت ہے، جو افراط و تفریط کا شکار یا جادۂ اعتدال سے ہٹے ہوئے ہیں۔ فاضل مؤلف مولانا ترمذی نے سنجیدگی اور متانت کو ملحوظ رکھتے ہوئے بڑی محنت سے کتاب کو مرتب فرمایا ہے۔ ایسی چیزیں علمی اور دینی خدمات کے ضمن میں آتی ہیں، بشرطیکہ بحث و نزاع اور جدل و جدال یا تعصّب اور تحزّب کا ذریعہ نہ بنائی جائیں۔ اہلِ حق کا سینہ ہمیشہ سنجیدہ علمی تنقید کیلئے کھلا رہتا ہے۔ اور وہ کسی غلطی پر تنبیہ کی صورت میں رجوع الی الحق کی طرف مستعد ہوتے ہیں۔ توقع ہے کہ فروعی عقائد یا فروعی فقہی مسائل کی تحقیق کے سلسلہ میں یہ کتاب اہلِ علم کے لئے مفید اور کارآمد ثابت ہوگی۔

خلافت و ملوکیت تاریخی و شرعی حیثیت	مؤلفہ مولانا صلاح الدین یوسف صاحب، صفحات ۵۸۴۔ قیمت مجلد قسم اوّل ۱۲/۷۵ روپے، قسم دوم ۱۰/۵۰ روپے۔

پتہ: جامع مسجد اہلِ حدیث مصطفیٰ آباد (دھرم پورہ) لاہور۔ ——— مودودی صاحب کی کتاب خلافت و ملوکیت پر علمی اور دینی حلقوں میں بجا طور پر ایک طوفان اٹھا، کیونکہ یہ کتاب تاریخِ اسلام کے ایک ایسے نازک دور اور مقدس طبقہ سے ایک ظالمانہ مذاق تھا جس سے مسلمانوں کو بڑا جذباتی مگر علمی دینی اور روحانی لگاؤ تھا۔ یہ مذاق جو بقول مولانا صلاح الدین یوسف علمی و دینی مقاصد کا نہیں بلکہ مخصوص آمرانہ ذہن اور سیاسی زاویۂ فکر کی پیداوار تھی۔ ایک ایسے دور میں کیا گیا کہ وقت کے سیاسی حالات اور تقاضے ہرگز ہرگز اسلامی حلقوں میں افتراق و انتشار کی اس کوشش کے روادار نہ تھے۔ نتیجۃً کتاب پر اہلِ علم اور اہلِ حق کی طرف سے بڑی لے دے ہوئی اور جید علماء اور اصحاب قلم نے اسے اپنی تنقید کا نشانہ بنایا۔ پیش نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم اور مفید کڑی ہے اور مصنّف کے خیال میں کتاب پر تنقید کے سلسلہ میں جو پہلو اب تک تشنہ رہ گئے تھے۔ ان پر تفصیلی مگر تحقیقی بحث کی گئی ہے۔ کتاب پانچ ابواب اور بیسیوں مباحث پر مشتمل ہے اور ان تمام الزامات اور دسیسہ کاریوں کی قلعی کھول دی گئی ہے جس نے صحابہ کرام کی شان بالخصوص سیدنا عثمانؓ و سیدنا معاویہؓ کی بلند و بالا قدر و منزلت مجروح ہو سکتی تھی۔ اگر نازک سے نازک تر حالات میں بھی جماعت اسلامی اپنے رہنما کی دفاع اور وکالت ایک فریضہ سمجھ کر پوری قوت و صلاحیت اس پر لگا سکتی ہے تو صحابہ کرام کی مدافعت اور ان کے مقام و منزلت کا تحفظ تو بہرحال اہم فرائض اور ہر مسلمان کی دینی حمیت کا لازمی تقاضا ہونا چاہئے، پھر معلوم نہیں جماعت کے ارباب فکر و رائے اہلِ حق کے ایسے اہم ترین فرائض دینی پر چیں بجبیں کیوں ہونے لگتے ہیں۔؟ فاضل مصنّف نے اتنے طویل مباحث میں بھی سنجیدگی اور متانت کا دامن نہیں چھوڑا۔ قارئین کو بعض جگہ طوالت محسوس ہوگی جو ایک حد تک ناگزیر